محمد اسحاق بھٹی

مولانا سید محمد میاں کے چند مکاتیب

اس سے پہلے مئی ۱۹۸۳ کے "المعارف" میں مولانا سید محمد جعفر پھلواروی مرحوم کے اور جون کے شمارے میں مولانا غلام رسول مہر مرحوم کے وہ مکتوبات شائع ہو چکے ہیں جو انھوں نے مختلف اوقات میں اس بندۂ عاجز کے نام ارسال فرمائے۔ اب جولائی کے "المعارف" میں مولانا سید محمد میاں مرحوم کے مکاتیبِ گرامی شائع کیے جا رہے ہیں۔ مولانا ممدوح برصغیر پاک و ہند کے نامور علما میں سے تھے۔ وہ تفسیر، حدیث، فقہ اور دیگر علوم کے جید عالم ہونے کے ساتھ ساتھ ممتاز مصنف اور بہت بڑے اہلِ قلم بھی تھے۔ انھوں نے متعدد کتابیں تصنیف کیں، جن میں یہ کتابیں شامل ہیں: سیرتِ مبارکہ، عہدِ زریں، مشکوٰۃ الآثار و مصباح الابرار، دینِ کامل، علمائے ہند کا شاندار ماضی، علمائے حق اور ان کے مجاہدانہ کارنامے، تحریک شیخ الہند (جسے تحریک ریشمی رومال کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے)، حیاتِ شیخ الاسلام، اسیرانِ مالٹا، ہندوستان شاہانِ مغلیہ کے عہد میں۔

برصغیر پاک و ہند کی سیاسی اور علمی تاریخ ان کا خاص موضوع تھا اور اس سلسلے میں انھوں نے بہت کچھ لکھا ــــ مولانا مرحوم ۱۹۰۳ء کو دیوبند میں پیدا ہوئے اور ۲۲ اکتوبر ۱۹۷۵ کو دہلی میں وفات پائی۔ راقم الحروف سے ان کا سلسلۂ خط و کتابت تھا۔ بعض معاملات سے متعلق انھوں نے راقم کے نام کئی خطوط ارسال فرمائے۔ افسوس ہے، محفوظ نہ رہ سکے۔ تین خط بچ گئے ہیں جو نذرِ قارئین ہیں۔ (محمد اسحاق بھٹی)

(۱)

جمعیۃ علماءِ ہند ــ دہلی

مورخہ ۴ جمادی الثانیہ ۱۳۷۵ھ ــ ۱۸ جنوری ۱۹۵۶ء

محترم مولانا دام لطفکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مزاج گرامی ــــ ایک عزیز دوست کی رہنمائی سے الاعتصام مورخہ ۶ جنوری ۱۹۵۶ ص ۲۳

کے صفحہ ۳ کا مضمون پڑھا، جو جمعیۃ علمائے ہند کے سپاس نامے کے متعلق تحریر فرمایا گیا ہے۔ اس خادم یا سپاس نامہ[۵] کے متعلق اظہارِ خیال کا بہت شکریہ۔ علمائے ہند کے شاندار ماضی اور سپاس نامے میں (جناب کی نظر اور رائے عالی کے بموجب) جو کچھ کوتاہی ہوئی، اس کی تلافی کی ایک ہی شکل تھی کہ "حضرات علمائے صادق پور" کی جلیل القدر خدمات کا تذکرہ مستقلاً کیا جائے۔ چنانچہ تحریر و تالیف کی حد تک بفضلہٖ تعالیٰ اس فرض سے سبکدوش ہو گیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ طباعت و اشاعت کی بھی توفیق بخشے۔

ان بزرگوں کی خدمات کے صرف ایک جزو یعنی مالی قربانیوں کے متعلق احقر کا ایک مضمون اسی سال الجمعیۃ کے (غالباً) آزادی نمبر میں شائع بھی ہو چکا ہے۔

---

۵ ۱۹۵۵ کے دسمبر میں سعودی عرب کے سابق فرماں روا مرحوم شاہ سعود بن عبدالعزیز ہندوستان کے دورے پر تشریف لائے تھے۔ وہ ۱۷ دن ہندوستان رہے اور مختلف مقامات میں گئے۔ ہندوستان کی کئی انجمنوں اور جماعتوں نے ان کو سپاس نامے پیش کیے۔ جمعیۃ علمائے ہند نے بھی ان کو سپاس نامہ پیش کیا۔ یہ سپاس نامہ یکم جنوری ۱۹۵۶ کو جمعیۃ علمائے ہند کے ترجمان روزنامہ "الجمعیۃ" (دہلی) میں شائع ہوا۔ اس سپاس نامے کا اسلوب کچھ ایسا تھا کہ اس میں جمعیۃ علمائے ہند اور علمائے دیوبند کو ایک ہی شے بتایا گیا تھا اور ملک کی آزادی میں ان حضرات کے علاوہ کسی اور کا تذکرہ نہیں کیا گیا تھا۔ راقم السطور اس زمانے میں ہفت روزہ "الاعتصام" کا ایڈیٹر تھا۔ میں نے ۶ جنوری ۱۹۵۶ کے "الاعتصام" میں لکھا کہ دیوبند اور جمعیۃ علمائے ہند ایک شے نہیں ہے، بعض مشاہیر علمائے دیوبند جنھوں نے تحریکِ آزادی میں حصہ لیا، جمعیۃ میں شامل نہ تھے۔ پھر ملک کی آزادی میں علمائے دیوبند کے علاوہ دوسرے علما نے بھی حصہ لیا اور قربانیاں دی ہیں۔ میں نے یہ بھی لکھا تھا کہ انداز و اسلوب سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سپاس نامہ مولانا سید محمد میاں کا تحریر فرمودہ ہے، اس لیے کہ اس کا انداز وہی ہے جو ان کی مشہور کتاب "علمائے ہند کا شاندار ماضی" کا ہے۔ اس کتاب میں علمائے صادق پور کو بھی مولانا نے نظرانداز کر دیا ہے۔ حضرت مولانا مرحوم نے یہاں میرے ان ہی الفاظ کی طرف اشارہ فرمایا ہے، کتاب کے دوسرے ایڈیشن میں علمائے صادق پور کا الگ تذکرہ کیا ہے اور کتاب کی تیسری جلد ان ہی کے حالات پر مشتمل ہے۔

یہ تو احقر اور اس کا احساس فرض ہے۔ لیکن معاف فرمایئے اگر جناب والا سے دریافت کروں
(۱) سیدنا حضرت شاہ ولی اللہ المحدث الدہلوی کے متعلق جناب والا کا کیا خیال ہے۔
جناب کے ارشاد کے مطابق مولانا آزاد کا نام تو اس لیے آیا کہ اس سے مفر نہیں تھا،
(اس حسنِ ظن کا بہت بہت شکریہ) مگر حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کا اسمِ گرامی کیوں آیا؟
(۲) احقر ان تمام بزرگوں کے حالات تلاش کر رہا ہے جنھوں نے ۱۸۵۷ء کے جہادِ حریت میں حصہ لیا۔ یہ احقر کا خاص موضوعِ تحقیق ہے۔ میں بہت ہی شکرگزار ہوں گا کہ جناب والا کچھ نام اور ہو سکے تو ان کے حالات (مع حوالہ) تحریر فرمادیں۔
(۳) مصنف ایضاح الادلہ قدس اللہ سرہ العزیز کے متعلق جناب کا انکشاف تحقیق طلب ہے۔
نہ صرف احقر بلکہ وہ بزرگ جو اس تحریک کے معتمد ارکان تھے، وہ بھی اس جدید انکشاف سے لاعلم ہیں۔
انکشاف بہرحال ایسا ہی ہونا چاہیے کہ خود صاحب واقعہ کو بھی خبر نہ ہو؟ [۲]

نیازمند
محمد میاں

(۲)

جمعیۃ علماءِ ہند دہلی

۲۲ ربیع الاوّل ۱۳۷۷ھ - ۱۷ اکتوبر ۱۹۵۷ء

محترم العلامہ دام ظلکم العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ
مزاج گرامی — گرامی نامہ مورخہ ۱۲ ستمبر سے احقر مشرف ہوا تھا۔ علماءِ ہند کا شاندار ماضی جناب کی

---

[۲] اس کا تعلق شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ اور تحریک مجاہدین سے ہے۔ اس کا جواب راقم نے مولانا سید محمد میاں مرحوم کو اخبار میں نہیں دیا، ایک مفصل عریضے میں عرض کیا تھا۔ اس کے جواب میں مولانا مرحوم نے بھی ازراو کرم گرامی نامہ تحریر فرمایا۔ پھر اس ضمن میں کچھ عرصہ سلسلۂ مراسلات جاری رہا۔ افسوس ہے وہ خط وکتابت محفوظ نہ رہی۔ البتہ ان خطوط کے مندرجات میرے ذہن میں محفوظ ہیں۔

خدمت میں پیش کرنے کا ارادہ احقر کا پہلے سے تھا۔ جناب کے گرامی نامہ کے بعد ارادے میں وجوب اور فرض کی پختگی پیدا ہو گئی مگر چونکہ تیسری جلد کی تیاری میں دیر ہوئی اس لیے ارادہ جامۂ عمل سے برہنہ رہا ــــ الحمد للہ تیسرا حصہ بھی مکمل ہو گیا ہے۔ آج جلد ۲ و جلد ۳ بذریعہ رجسٹرڈ بک پوسٹ ارسال کی ہیں۔ رسید سے مطلع فرما کر مطمئن فرمائیں۔

آخر میں یہ گزارش ہے کہ ملاحظہ فرمانے کے بعد آزادانہ رائے عالی کے پیش فرمانے میں تکلف نہ ہونا چاہیے بہتر ہو کہ غلطیوں کا علم ہو جائے تاکہ آئندہ اصلاح کی کوشش کی جائے۔

والسلام

نیاز مند محمد میاں

(۳)

جمعیۃ علماءِ ہند دہلی

یکم اپریل ۱۹۵۸ء

محترم مولانا دام لطفکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

مزاج گرامی ــــ احقر چندے کے سلسلے میں کلکتہ آیا ہوا ہے۔ گرامی نامہ دہلی سے واپس ہو کر کلکتہ پہونچا حالات سے آگاہ ہوا۔ ارشادِ گرامی کی تعمیل کروں گا (ان شاء اللہ) مگر مبادلہ پر۔ یعنی جناب والا الجمعیۃ کے "امیر الہند" نمبر کو مضمون عنایت فرمائیں۔[۵]

دوسری گزارش بہ سلسلہ مبادلہ الجمعیۃ ہے۔ احقر نے ابھی مولانا حفظ الرحمٰن صاحب کو دہلی لکھ دیا ہے کہ منظور فرمائیں اور اگر کوئی عذر ہو تو جناب کو مطلع فرمائیں۔

محتاج دعا

نیاز مند محمد میاں۔ بمقام کولوٹولہ اسٹریٹ

---

[۵] جنوری ۱۹۵۸ء میں راقم نے لاہور سے سہ روزہ "منہاج" جاری کیا تھا، لیکن ان دنوں نئے اخباروں کو اخباری کاغذ آسانی سے نہیں ملتا تھا، کرنافلی کاغذ خریدنا پڑتا تھا، جو بہت مہنگا تھا، اس لیے اپریل ۱۹۵۹ء میں "منہاج" بند کر دیا گیا تھا ــــ میں نے منہاج کا خاص نمبر شائع کرنے کا اعلان کیا تھا، مضمون کے لیے مولانا سید محمد میاں مرحوم سے بھی درخواست کی، جس کے جواب میں یہ خط آیا۔